

(۳۹۱)

دنیا سے بے تعلق رہو! تاکہ اللہ تم میں دنیا کی برائیوں کا احساس پیدا کرے، اور غافل نہ ہو! اس لئے کہ تمہاری طرف سے غافل نہیں ہوا جائے گا۔

(۳۹۲)

بات کرو! تاکہ پہچانے جاؤ، کیونکہ آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

(۳۹۳)

جو دنیا سے تمہیں حاصل ہوا اسے لے لو اور جو چیز رخ پھیر لے اس سے منہ موڑ لے رہو۔ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر تحصیل و طلب میں میانہ روی اختیار کرو۔

(۳۹۴)

بہت سے کلمے حملہ سے زیادہ اثر و نفوذ رکھتے ہیں۔

(۳۹۵)

جس چیز پر قناعت کر لی جائے وہ کافی ہے۔

(۳۹۶)

موت ہو اور ذلت نہ ہو۔ کم ملے اور دوسروں کو وسیلہ بنانا نہ ہو۔ جسے بیٹھے بٹھائے نہیں ملتا اسے اٹھنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ زمانہ دو دنوں پر منقسم ہے: ایک دن تمہارے موافق اور ایک تمہارے مخالف۔ جب موافق ہو تو اتراؤ نہیں اور جب مخالف ہو تو صبر کرو۔

(۳۹۷)

بہترین خوشبو مشک ہے، جس کا ظرف ہلکا اور مہک عطربار ہے۔

(۳۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُبْصِرَكَ اللَّهُ عَوْرَاتِهَا، وَلَا تَغْفُلْ فَلَسْتَ بِمَغْفُولٍ عَنْكَ!.

(۳۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَكَلَّمُوا تُعْرَفُوا، فَإِنَّ الْمَرْءَ مَحْبُودٌ تَحْتَ لِسَانِهِ.

(۳۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خُذْ مِنَ الدُّنْيَا مَا آتَاكَ، وَتَوَلَّ عَمَّا تَوَلَّى عَنْكَ، فَإِنْ أَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ فَأَجِبْ فِي الطَّلَبِ.

(۳۹۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَبِّ قَوْلٍ أَنْفَذَ مِنْ صَوْلٍ.

(۳۹۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ مُقْتَصِرٍ عَلَيْهِ كَافٍ.

(۳۹۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَنِيَّةُ وَالْأَدْبِيَّةُ، وَالنَّقْلُ وَالِ التَّوَسُّلُ، وَمَنْ لَمْ يُعْطِ قَاعِدًا لَمْ يُعْطِ قَائِمًا، وَالذَّهْرُ يَوْمَانِ: يَوْمٌ لَكَ، وَيَوْمٌ عَلَيْكَ؛ فَإِذَا كَانَ لَكَ فَلَا تَبْطُرْ، وَإِذَا كَانَ عَلَيْكَ فَاصْبِرْ!.

(۳۹۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نِعْمَ الطَّيِّبُ الْمِسْكُ، خَفِيفٌ مَحْبِلُهُ، عَطْرٌ رِيحُهُ.

(۳۹۸)

(۳۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فخر و سربلندی کو چھوڑو، تکبر و غرور کو مٹاؤ اور قبر
کو یاد رکھو۔

ضَعُ فَخْرَكَ، وَ احْطُطْ كِبْرَكَ، وَ اذْكُرْ
قَبْرَكَ.

(۳۹۹)

(۳۹۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ایک حق فرزند کا باپ پر ہوتا ہے اور ایک حق باپ کا فرزند
پر ہوتا ہے:

إِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقًّا، وَإِنَّ لِلْوَالِدِ
عَلَى الْوَالِدِ حَقًّا:

باپ کا فرزند پر یہ حق ہے کہ وہ سوائے اللہ کی معصیت کے ہر بات
میں اس کی اطاعت کرے۔

فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ
شَيْءٍ إِلَّا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ.

اور فرزند کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کا نام اچھا تجویز کرے، اچھے
اخلاق و آداب سے آراستہ کرے اور قرآن کی اسے تعلیم دے۔

وَ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحَسِّنَ
اسْمَهُ، وَ يُحَسِّنَ آدَبَهُ، وَ يُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(۴۰۰)

(۴۰۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

چشم بد، افسوس، سحر اور فال نیک، ان سب میں
واقعیت ہے۔ البتہ فال بد اور ایک کی بیماری کا دوسرے کو
لگ جانا غلط ہے۔ خوشبو سوگھنا، شہد کھانا، سواری کرنا
اور سبزے پر نظر کرنا غم و اندوہ اور قلق و اضطراب کو
دور کرتا ہے۔

الْعَيْنُ حَقٌّ، وَ الرُّقِيُّ حَقٌّ، وَ السِّحْرُ حَقٌّ،
وَ الْفَالُ حَقٌّ، وَ الطَّيْرَةُ لَيْسَتْ بِحَقٍّ، وَ
الْعَدْوَى لَيْسَتْ بِحَقٍّ، وَ الطَّيْبُ نُشْرَةٌ، وَ
الْعَسَلُ نُشْرَةٌ، وَ الرُّكُوبُ نُشْرَةٌ، وَ النَّظَرُ
إِلَى الْخُضْرَةِ نُشْرَةٌ.

”طیرہ“ کے معنی فال بد اور ”تفائل“ کے معنی فال نیک کے ہوتے ہیں۔ شرعی لحاظ سے کسی چیز سے برا شگون لینا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور
یہ صرف توہمات کا کرشمہ ہے اس بد شگونی کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ کیومرث کے بیٹوں نے رات کے پہلے حصہ میں مرغ کی اذان سنی اور اتفاق سے
اسی رات کو کیومرث کا انتقال ہو گیا جس سے انہیں یہ توہم ہوا کہ مرغ کا بے وقت اذان دینا کسی خبر غم کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس مرغ
کو ذبح کر دیا اور بعد میں مختلف حادثوں کا مختلف چیزوں سے خصوصی تعلق قائم کر لیا گیا۔

البتہ فال نیک لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ جب ہجرت پیغمبرؐ کے بعد قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو آنحضرت ﷺ کو گرفتار کرے گا تو اسے
سوانٹ انعام میں دیئے جائیں گے تو ابو بریدہ السلمی اپنے قبیلہ کے ستر آدمیوں کے ہمراہ آپؐ کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ اور جب ایک منزل پر آنا
سامنا ہوا تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ بریدہ ابن خصیب۔ حضرت نے یہ نام سنا تو فرمایا: «بَرِّدَا أَمْرُنَا»: ”ہمارا معاملہ
خوشگوار ہو گیا۔“ پھر پوچھا کہ کس قبیلہ سے ہو؟ اس نے کہا کہ اسلم سے تو فرمایا کہ: «سَدَيْلِمْنَا»: ”ہم نے سلامتی پائی۔“ پھر دریافت کیا کہ: کس شاخ

سے ہو؟ اس نے کہا کہ: بنی سہم سے تو فرمایا کہ: «خَرَجَ سَهْمُكَ»: ”تمہارا تیرا نکل گیا“۔ بریدہ اس انداز گفتگو اور حسن گفتار سے بہت متاثر ہوا اور پوچھا کہ: آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ: محمد ابن عبد اللہ ﷺ۔ یمن کر بے ساختہ اس کی زبان سے نکلا: «أَشْهَدُ أَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ» اور قریش کے انعام سے دستبردار ہو کر دولت ایمان سے مالا مال ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

(۴۰۱)

لوگوں سے ان کے اخلاق و اطوار میں ہم رنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے۔

(۴۰۲)

ایک ہم کلام ہونے والے سے کہ جس نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ایک بات کہی تھی، فرمایا: تم پر نکتے ہی اڑنے لگے اور جوان ہونے سے پہلے بلبلانے لگے۔ سید رضی فرماتے ہیں کہ: اس فقرہ میں ”شکیر“ سے مراد وہ پر ہیں جو پہلے پہل نکتے میں اور ابھی مضبوط و مستحکم نہیں ہونے پاتے۔ اور ”سقب“ اونٹ کے بچے کو کہتے ہیں اور وہ اس وقت بلبلاتا ہے جب جوان ہو جاتا ہے۔

(۴۰۳)

جو شخص مختلف چیزوں کا طلبگار ہوتا ہے اس کی ساری تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔ (طَلَبُ الْكُلِّ فَوْتُ الْكُلِّ)۔

(۴۰۴)

حضرت سے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ (قوت و توانائی نہیں مگر اللہ کے سبب سے) کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ: ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کے مالک نہیں۔ اس نے جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا ہے بس ہم انہیں پر اختیار رکھتے ہیں۔ تو جب اس نے ہمیں ایسی چیز کا مالک بنایا جس پر وہ ہم سے زیادہ اختیار رکھتا ہے تو ہم

(۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِي اخْلَاقِهِمْ اَمْنٌ مِّنْ غَوَائِبِهِمْ.

(۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ مُخَاطِبِيهِ، وَ قَدْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُسْتَصْعَرُ مِثْلُهُ عَنْ قَوْلٍ مِثْلِهَا: لَقَدْ طُرْتُ شَكِيرًا، هَدَرْتُ سَقْبًا. قَالَ الرَّضِيُّ: وَ «الشَّكِيرُ» هَهُنَا: اَوَّلُ مَا يُبْتُ مِّنْ رِّيشِ الطَّائِرِ قَبْلَ اَنْ يَقْوَى وَ يَسْتَحْصِفُ، وَ «السَّقْبُ»: الصَّغِيرُ مِنَ الْاِبِلِ، وَ لَا يَهْدُرُ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَسْتَفْجَلَ.

(۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اَوْ مَأَ اِلَى مُتَفَاوِتٍ خَذَلْتُهُ الْحَيْلُ.

(۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِمْ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ: اِنَّا لَا نَمْلِكُ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَ لَا نَمْلِكُ اِلَّا مَا مَلَكْنَا، فَمَنْ مَلَكْنَا مَا هُوَ اَمْلِكُ بِهِ مِنَّا